سوال

(128)خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے، لیکن کچھ خطباء بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں، قرآن و حدیث کے مطابق بیٹھ کر خطبہ دینے کی کیا حیثیت ہے؟ آیا متقدمین میں اس کے متعلق کوئی اختلاف ہے، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کی کیفیت بایں الفاظ بیان ہوئی ہے: ''اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو ادھر بھاگ گئے اور آپ کو اکیلا کھڑا چھوڑ دیا۔'' [1]

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ مدنی دور کی ابتدائی زندگی معاشی اعتبار سے مسلمانوں کے لیے انتہائی پریشان کن تھی، مہاجرین کی آبادکاری کے علاوہ اہل مکہ نے بھی اہل مدینہ کی معاشی ناکہ بندی کر رکھی تھی جس کی وجہ سے غلہ، اناج اور کمیاب تھا، انہی ایام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ شام سے ایک غلہ کا تجارتی قافلہ مدینہ آ پہنچا اور انھوں نے اپنی آمد کی اطلاع طبلے بجا کر دی، خطبہ سننے والے مسلمان بھی محض اس خیال سے کہ اگر دیر سے گئے تو سارا غلہ ہی نہ بک جائے، خطبہ چھوڑ کر ادھر چلے گئے اور آپ کے پاس صرف بارہ آدمیوں کے علاوہ کوئی نہ رہا، اس وقت یہ یت نازل ہوئی۔ [2]

اس آیت سے ضمناً یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام کو کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر یہی معمول تھا اور آپ کا یہ معمول وجوب پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے، اس سلسلے میں چند احادیث حسب ذیل ہیں:

1 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دینے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ اب تم لوگ کرتے ہو۔'' [3]

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر ان الفاظ سے عنوان قائم کیا ہے: ''کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔'' [4]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ آپ کے سامنے ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول

اللہ! ہمارے مال مویشی قحط سالی کی وجہ سے ہلاک ہوگئے ہیں آپ بارش کی دعا فرمائیں۔ [5]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور جو شخص یہ بات کرے کہ آپ نے بیٹھ کر خطبہ دیا ہے، اس نے جھوٹ بولا ہے۔ [6]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو انھوں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ جمعہ دے رہا ہے، آپ نے دیکھ کر فرمایا: اس خبیث کو دیکھو، یہ بیٹھ کر خطبہ دیتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: ''جب انھوں نے خرید و فروخت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف بھاگ نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔'' [7]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کریمہ سے کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا استدلال کیا ہے اور بیٹھ کر خطبہ دینے والے کو سخت الفاظ کہے ہیں۔ ان دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے، ہاں اگر کوئی عذر ہو تو بیٹھ کر دیا جا سکتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کی چربی اور گوشت زیادہ ہو گیا تو انھوں نے بیٹھ کر خطبہ دیا۔ [8]

اس حدیث میں عذر کی وضاحت ہے، اگر خطیب بیمار ہے یا ضعیف و ناتواں ہے تو بالاتفاق بیٹھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے بصورت دیگر کھڑے ہو کر خطبہ دینا واجب ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی عمل اس پر دلالت کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الجمعۃ: ۱۱۔

[2] صحیح البخاری، الجمعۃ: ۹۳۲۔

[3] صحیح بخاری، الجمعۃ: ۹۲۰۔

[4] صحیح بخاری، الجمعۃ باب نمبر ۲۷۔

[5] صحیح بخاری، الاستسقاء: ۱۰۱۴۔

[6] ابوداؤد، الصلوۃ: باب نمبر ۲۱۹۔

[7] صحیح مسلم، الجمعۃ: ۲۰۰۱۔

[8] مصنف ابن ابی شیبہ: ص ۱۱۳، ج ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:148

محدث فتویٰ